جلد ۲۹ | ۱۰ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش | ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ | ۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۹

عید اضحیٰ

یعنی

قربانیوں کی عید

قریباً چار ہزار برس گزرے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہِ ایزدی میں ایک بے مثال قربانی پیش کی تھی۔ اتنا عرصہ زمانہ گزرنے کے باوجود آج بھی وُہ واقعہ ایک زندہ حقیقت ہے۔ افسانہ یا قصۂ پارینہ نہیں بنگیا۔ کیونکہ اس کا ذکر نہ صرف صحف آسمانی اور تاریخ عالم میں موجود ہے۔ بلکہ اس قربانی کا عملی سبق ہر سال دہرایا جاتا ہے ہزاروں لاکھوں انسان اکناف عالم میں اس ابراہیمی سنت کو اپنے اپنے رنگ میں یاد کرتے ہیں۔ اور جب تک یہ دورۂ لیل ونہار باقی ہے یادگار ابراہیم بھی باقی رہے گی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس والشھر الحرام والھدی والقلائد ذالک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وان اللہ بکل شئ علیم (المائدہ) کہ رہتی دُنیا تک کعبہ عزت والا گھر رہے گا عزت والے مہینوں کا نظام قائم رہے گا۔ یہ قربانیاں اور ان کے گلے کے ہاروں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اس سے تم سمجھ سکو گے۔ کہ اللہ تعالےٰ کائنات کے ذرہ ذرہ سے باخبر ہے *

کعبۃ اللہ کا ہمیشہ کے لئے مقام حج مقرر ہونا خدا تعالےٰ کا قانون ہے۔ اور قربانیوں کا جاری رہنا اس کا دائمی حکم ہے۔ اس لئے ہزار تغیرات اور انقلابات ہوں۔ مگر اس شریعت کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ ہرسال ہزارہا ایمان دار اس گھر کی زیارت کے لئے جاتے رہیں گے۔ اور ہر سال عید اضحےٰ کے دن ہزارہا قربانیوں کو ذبح کیا جاتا رہے گا تا فَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ کا نظارہ دُنیا کے سامنے آتا رہے۔ مگر جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اخلاص وتقوےٰ پر مبنی ہونے کے باعث قبول ہُوئی۔ اسی طرح آج بھی وُہی قربانی قبول ہوگی۔ جو ابراہیمی قربانی کے رنگ میں رنگین ہوگی۔ ارشاد خداوندی ہے۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم۔ کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں درجۂ قبولیت حاصل کرنے والی چیز تمہارا اخلاص اور تقوےٰ ہے۔ جانوروں کا گوشت اور خون نہیں۔ ہاں یہ اس کی ایک علامت ہیں۔ چھلکا ہیں۔ مگر حقیقت اور مغز کو نظر انداز مت کرو۔ تا خدا کے حضور قبول کئے جاؤ۔

۲

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں حضرت اسماعیل ؑ عطا ہوئے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امیدوں کا مرکز اور حضرت ہاجرہ رضؓ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے۔ مقدس ماں باپ کا یہ معصوم فرزند ان کے لئے اس لئے وجہ تسلی تھا۔ کہ وُہ سمجھتے تھے۔ کہ ان کے دُنیا سے گزرجانے پر اس امانت کا حامل بنے گا۔ جس کی حفاظت ان کی زندگی کا مدعا ہے۔ وُہ خدا کی آواز کو دُنیا تک پہنچائیگا وُہ اس نونہال کو پروان چڑھتا دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ کہ دیکایک ایسے حالات پیش آئے۔ کہ ایک صبح حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی پاک بیوی اور معصوم بچے کو لے کر ایک بے آب وگیاہ جنگل کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت ابراہیم ؑ اپنے سینہ میں پاکیزہ جذبات کی ایک دُنیا آباد رکھتے تھے۔ وہ بنی نوع انسان کی بربادی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ وُہ قوم لوط کی تباہی کی خبر سننے سے دلفگار ہو گئے۔ انہوں نے بار بار اللہ تعالےٰ سے ان کے بچائے جانے کی درخواست کی حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا یجادلنا فی قوم لوط ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب (ہود) کہ ہمارا بندہ ابراہیم تو اس قدر دردمند دل رکھنے والا تھا۔ کہ وہ حضرت لوط ؑ کی قوم کے بارے میں گویا ہم سے جھگڑنے لگ پڑا۔ یہی دردمند ابراہیم ؑ سرزمین فلسطین سے جانب جنوب اپنی بیوی اور بچہ کو لئے جارہا ہے۔ تا انہیں ایسے مقام پر چھوڑ آئے جہاں نہ پانی ہے۔ نہ سبزہ۔ نہ کوئی شہر نہ آبادی۔ بالکل سنسان ویرانہ ہے حضرت ابراہیم کا یہ اقدام ان کی سنگدلی کے باعث نہ تھا۔ وہ تو حلیم ترین انسان تھا۔ ان کا یہ اقدام صرف اشارۂ خداوندی کو پورا کرنے کے لئے تھا۔ وُہ خدا کے وعدوں پر یقین کرکے اس بے مثال قربانی پر آمادہ تھے۔ یہ مقدس قافلہ کئی منزلیں طے کرنے کے بعد اس مقام پر پہونچا۔ جہاں خدا کے گھر البیت العتیق کے آثار پائے جاتے تھے۔ نسلِ اسمٰعیل کو اسی جگہ آباد ہونا تھا۔ اور اسی خانہ خدا کی تعمیر وآبادی ان کے سپرد ہونے والی تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم ؑ کو حکم دیا۔ کہ وُہ حضرت اسمٰعیل ؑ کو شیرخوارگی کی حالت میں ان کی ماں سمیت اُس مقام پر چھوڑ جائیں *

حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس ہُوئے مگر اپنی پاکدامن بیوی سے ذکر نہ کرسکے کہ میں اس جگہ فاران کی وادی میں چھوڑ کر فلسطین جارہا ہوں وُہ پیچھے آئیں۔ اور چند بار استفسار کیا۔ مگر حضرت ابراہیم دفور جذبات کے باعث جواب دے سکے۔ تب سیدہ ہاجرہ علیہا السلام سمجھ گئیں انہوں نے خود ہی کہا۔ کیا یہ خدا کے حکم سے ہُوا ہے حضرت ابراہیم ؑ نے اشارہ سے فرمایا۔ کہ ہاں۔ اس پر اس صدیقہ نے فرمایا اذاً لا یضیعنا۔ بہت اچھا۔ پھر جائیے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو ضائع نہ کریگا۔

اس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے زاری سے دعائیں کیں۔ اور ان دو پاک ہستیوں کو خدا کے سپرد کر کے واپس فلسطین پہنچ گئے۔ بلاشبہ یہ قربانی بےمثال ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی بھی اور حضرت ہاجرہ کی قربانی بھی۔ خاوند نے بیوی کو قربان کر دیا۔ بیوی نے خاوند کو قربان کر دیا۔ باپ نے بیٹے کو قربان کر دیا۔ اور ماں نے بھی بیٹے کی بظاہر موت کو خدا کے لئے قبول کر لیا۔ ماں باپ اور میاں بیوی کے لحاظ سے یہ بےنظیر قربانی ہے۔ لیکن ابھی اس طفل کی قربانی۔ کامل قربانی کا مظاہرہ باقی تھا جس نے خدا کے سایہ میں جنگل میں حضرت ہاجرہ کی گود میں پلنا تھا۔

۳

حضرت ابراہیمؑ گاہے گاہے وادیٔ فاران میں آتے تھے۔ زمزم کے چشمے پہ اور جنگل کے ویرانے میں اسمٰعیل کو بڑا ہوتے دیکھ کر ان کو پھر اطمینان حاصل ہونے لگا۔ اب حضرت اسمٰعیلؑ سن رشد کو پہنچے۔ وہ اپنے بوڑھے باپ کے لئے سہارے کا باعث بننے والے تھے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کو رؤیا میں دکھایا گیا۔ کہ وہ اپنے ہونہار بچے اسمٰعیل کو ذبح کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس خواب کا ذکر اپنے بچے سے کیا۔ اس نے جو جواب دیا وہ یہ تھا یاابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللّٰہ من الصابرین کہ اے باپ حکم خداوندی کو پورا فرمائیں مجھے ہرگز کسی قسم کا اضطراب نہ ہوگا۔ اب ایک مرتبہ پھر حضرت ابراہیمؑ اپنے اکلوتے کو ذبح کرنے کے لئے کمربستہ ہو گئے نیک بیٹا بھی تیار ہو گیا۔ مشیت ایزدی نے حضرت اسمٰعیلؑ کو بچا لیا۔ اگر بےمثل باپ نے بےنظیر قربانی پیش کی تو مقدس بیٹے نے بھی اپنی زندگی کو قربان کر دیا۔

اللہ تعالےٰ نے اس قربانی کو نوازا ان دونو مقدسوں کی ذریت کو ہمیشہ کے لئے کعبہ کا محافظ بنا دیا۔ نہ صرف اینٹ اور گارے کے گھر کا بلکہ اس روحانی گھر کی حفاظت بھی ابد الآباد تک اب نسل ابراہیمؑ سے مخصوص کر دی گئی۔ اور سب نبیوں کے سردار اور تمام کائنات کے فخر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت ابراہیم کی ذریت میں سے ہوئے ہیں۔

قربانی کرنے والوں کو خدا نے کبھی ضائع نہیں کیا۔ آج چار ہزار برس گزرنے پر بھی حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی قربانی کے ذکر پر لاکھوں کروڑوں کے سر جھک جاتے ہیں۔ عید اضحی کے معنے قربانیوں کی عید کے ہیں۔ ابراہیمی قربانی۔ ہاجرہ کی قربانی۔ اسمٰعیلؑ کی قربانی نے کروڑوں انسانوں کے لئے عید پیدا کر دی ہے۔ مگر سچی عید منانے کا وہی حق رکھتے ہیں۔ جو ان مقدسوں کی قربانیوں میں مقدور بھر شرکت کرتے ہیں۔ اور قربانی کے لئے ان کے دل میں جذبات موجزن رہتے ہیں۔ اور نیکی و تقویٰ کے حصول میں ان برگزیدوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حقیقی عید کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

خاکسار ابوالعطا جالندھری

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۸۔ صلح ۱۳۲۰ہش سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج بعد دوپہر مع اہل بیت وخدام راجپورہ سے واپس تشریف لے آئے۔ پونے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دن کے وقت اچھی رہی۔ لیکن اسوقت علیل ہے اور متلی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ اسہال ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے

حرم اول وحرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

آج شام کو قاری محمد آمین صاحب محلہ دارالسعۃ نے اپنے دو بھائیوں محمد عبداللہ صاحب وعبدالرشید صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔

کل صبح نماز عید انشاء اللہ عیدگاہ میں ہوگی۔ احباب بال بچوں سمیت ساڑھے نو بجے تک عیدگاہ میں پہنچ جائیں۔

ذکر حبیبؑ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۱۰۶۴ آنکھ سے پانی بہنے کا علاج

ایک دفعہ سیر میں ایک خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا۔ کہ میری آنکھوں سے پانی بہت بہتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ میں دعا کروں گا۔ اور آپ مولوی صاحب سے اطریفل زمانی لے کر کھائیں۔ چنانچہ وہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس گیا۔ مولوی صاحب نے اسے اطریفل زمانی ایک چھٹانک دیا۔ اور اس کے کھانے سے وہ مرض دور ہوا۔ اور اس نے شفاء پائی۔

مولوی حکیم قطب الدین صاحب سے مشورہ کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اطریفل زمانی کی خوراک قبض کی حالت میں ایک تولہ روزانہ ہے۔ اگر قبض نہ ہو تو نصف تولہ روزانہ۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں ساتویں سال میں شامل ہونیوالے سپاہی اپنے وعدوں کی مکمل فہرستیں ۱۸ جنوری ۱۳۲۱ء کو اپنے وعدے ڈاکخانہ میں ڈال دیں۔ یہ ان کیلئے آخری میعاد ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مسجد کیلئے تفسیر کبیر کا نسخہ

قادیان کا ایک چھوٹا سا محلہ دارالسعۃ ہے جہاں کے قابل استطاعت دوستوں نے انفرادی طور پر اس تحفہ کو حاصل کر لیا ہے۔ البتہ مسجد کے لئے ایک نسخہ حاصل کرنے کی تجویز تھی۔ جس پر محترم خان بہادر نواب چودھری محمد الدین صاحب نے تفسیر کبیر کا ایک نسخہ مسجد دارالسعۃ کے لئے خرید کر عطا فرما دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار خواجہ معین الدین صدر محلہ دارالسعۃ قادیان۔

اعلان تعطیل } عید الاضحیٰ کی تقریب کی وجہ سے چونکہ "الفضل" کے دفاتر بند رہیں گے اس لئے ۱۱-۱۲- جنوری کا اخبار شائع نہ ہوگا ؛ (مینجر)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے جمونی بعارضہ انفلوائنزا بیمار ہیں۔ (۲) غلام مصطفےٰ کمال صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ کا لڑکا محمود مصطفےٰ بیمار ہے (۳) ابوبشیر محمد رحمت اللہ خان صاحب کوٹھار پانچال بھن اور ان کی اہلیہ اور بعض عزیزان بیمار ہیں۔ (۴) زبیدہ بی بی بنت ای عبدالرزاق صاحب کنانور ضلع ملیبار بعارضہ تپ دق بیمار ہے دعائے صحت کی جائے۔

ولادت

(۱) حاجی محمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ تہال ضلع گجرات کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے وسیم احمد نام تجویز فرمایا۔ نیز (۲) چوہدری فضل الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ گھاریاں کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

قطبین کے باشندے کس طرح روزے رکھیں

ایک صاحب لکھتے ہیں:-

"اگر قطب شمالی یا قطب جنوبی میں روزے رکھنے پڑیں - جہاں دن - رات چھ چھ ماہ کے ہوتے ہیں - تو کس حساب سے روزے رکھے جائیں - کیا اس کا ثبوت قرآن شریف یا کسی حدیث سے مل سکتا ہے - اگر نہیں - تو کیوں؟ کیا شریعت اسلامیہ تمام دنیا کے لئے نہیں ہے"؟

اس کے متعلق گزارش ہے - کہ اول تو ایسے مقامات پر آبادی کا مستقل طور پر ہونا محال ہے - لیکن اگر واقعہ میں ایسا ہو - تو پھر بھی اللہ تعالیٰ نے شریعت اسلامیہ کو چونکہ عالمگیر اور کامل بنایا ہے اس لئے اسلامی شریعت میں اس صورت کا حل بھی موجود ہے - چنانچہ حدیث میں آتا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے دجال اور اس کی علامات ونشانات کا ذکر فرماتے ہوئے جب بتایا - کہ اس کے زمانہ میں بعض دن ایک سال کے برابر - بعض ایک مہینہ کے برابر اور بعض ایک ایک ہفتہ کے برابر ہوں گے - تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا - یا رسول اللہ - ایسے ایام میں ایکفیتا فیہ صلوٰۃ یوم - کیا ہمارے لئے اس وقت ایک ہی دن کی نمازیں کافی ہوں گی - مراد یہ کہ اگر سال بھر کا دن ہوا تو کیا سال میں صرف پانچ نمازیں ہوں گی؟ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

لا اقدروا لہٗ قدرہ

نہیں - بلکہ تم اس وقت اندازہ کر لیا کرنا (مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ صفحہ ۴۷۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے کئی پیشگوئیاں ظاہر ہوتی ہیں:-

اول:- اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے - کہ دنیا میں ایسا وقت بھی آئیگا - جبکہ یہ انکشاف ہوگا کہ بعض مقامات پر دن اور رات عام دنوں اور راتوں سے بڑے ہیں

(۲) یہ انکشاف دجال کے زمانہ میں ہوگا -

(۳) اگر ایسے مقامات پر انسانی آبادی ہوتی تو اسلام وہاں بھی پہونچے گا - کیونکہ ان کے لئے نماز و روزہ وغیرہ عبادات کا طریق بتا دیا -

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی ایک موقعہ پر جبکہ عبداللہ آتھم صاحب عیسائی نے امرتسر کے مباحثہ میں یہ سوال کیا - کہ:-

"روزہ رکھنے کے حدود زمانہ قرآن میں یہ بیان ہوئی ہیں - کہ دن کی سفید دھاری کے نکلنے سے پہلے شروع کیا جائے - اور شام کی سیاہی کی دھاری کے آنے تک اس کو رکھا جائے - اس میں سوال یہ ہے - کہ اگر قرآن کل انسانوں کے واسطے ہے - تو گرین لینڈ اور آیس لینڈ کا حال کیا ہوگا جہاں چھ مہینے تک سورج طلوع نہیں کرتا" (جنگ مقدس بار دوم صـ۱۷۱)

تو حضور نے یہ جواب دیا - کہ

"اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر ان کی طاقتوں کو قیاس کرنا ہے - تو انسانی قوٰے کی جڑ جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہیئے - ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے - تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن میں حمل ہونا چاہیئے - اور اگر دن کے حساب کی - تو دو سو چھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہیئے - اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے - حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے - لیکن دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو ماننا کچھ بعید از قیاس نہیں - کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں - کیونکہ ان کے دن کا یہی مقدار ہے - اور ان کے مطابق ان کے قوٰی بھی ہیں"

(جنگ مقدس بار دوم صـ۱۷۷)

پس قطب شمالی اور قطب جنوبی میں اگر انسانی آبادی ہو - تو وہاں کے لوگوں کے لئے شریعت اسلام کا یہ فیصلہ ہے - کہ جیسے دوسرے کاموں کے لئے گھڑیوں یا اندازوں سے کام لیا جاتا ہے - اسی طرح روزہ رکھ لیا جاوے اور اس طرح نمازوں کے اوقات بھی مقرر کر کے نماز پڑھ لی جائے

عید الاضحیٰ

وہ عید ہماری عید نہیں - جس عید میں اس کی دید نہیں

قربانیوں کی عید جسے عربی زبان میں عید الاضحیٰ کہتے ہیں - حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی اس سچی قربانی کی یادگار ہے - جس کا ذکر سورہ صافات میں کیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے - انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا - میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں - اب تو بتا - کہ تیری کیا رائے ہے - حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا - اے میرے باپ - جس بات کا آپ کو حکم دیا گیا ہے - وہ کر گزریں - آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے - فلما اسلما وتلہٗ للجبین ونادیناہ ان یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا - اور جب وہ دونوں یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی ہو گئے - اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا - تاکہ ذبح کرے - تو ہم نے آواز دی - کہ اے ابراہیم تو نے خواب کو سچا کر دکھایا -

اس واقعہ کا ذکر حدیث میں زید بن ارقم سے یوں آیا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا - یا رسول اللہ - یہ قربانیاں کیا ہیں - قال سنۃ ابیکم ابراہیم علیہ السلام - فرمایا - تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور یادگار کے طور پر کی جاتی ہیں - (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱)

قرآن کریم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اذ قال لہ ربہٗ اسلم قال اسلمت لرب العالمین (بقرہ) کہکر اپنی گردن خدا تعالیٰ کے حکم کے آگے جھکا دی - اور اپنی مرضی کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع بنا دیا -

اول آپ نے خدا کے حکم کے ماتحت اپنی بیوی ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو جو بڑھاپے کی حالت میں پیدا ہوا تھا - بواد غیر ذی ذرع میں چھوڑ دیا - اور یہ قربانی کوئی معمولی قربانی نہ تھی - بلکہ سچ تو یہ ہے - کہ بجز انبیاء علیہم السلام کے جن کو خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کے وعدوں پر کامل بھروسہ اور یقین ہوتا ہے - کوئی ایسا نہیں کر سکتا -

دوم جب وہ بچہ بارہ تیرہ برس کی عمر کا ہوا - تو آپ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اسے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے - اللہ - اللہ کتنی بڑی شان کا نبی ہے - اور اس میں کتنی اطاعت اور فرمانبرداری کی روح ہے -

قربانیوں کی عید دراصل اسی اطاعت اور روح کو یاد دلانے اور اسے پیدا کرنے کی تلقین کے لئے آتی ہے - اور قربان کے معنی بھی یہی ہیں - کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں اپنے آپ کو محو کر دینا اور اس ذریعہ سے اپنے آپ کو اس کے نزدیک کرنا اور اس کے خاص بندوں میں داخل ہو جانا - جب انسان اپنے اندر اس کیفیت کو پیدا کرلے تو پھر وہ بندہ خدا کا ہو جاتا ہے - اور خدا اس کا ہو جاتا ہے - چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہر مسلمان کو ایسا بننے کا حکم ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- قل اننی ھدانی ربی الیٰ صراط مستقیم دیناً قیماً ملۃ ابراہیم حنیفاً وما کان من المشرکین - قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین - لا شریک لہٗ وبذالک امرت وانا اول المسلمین (انعام ۲۰)

یعنی اے رسول تو کہہ دے کہ یقیناً میرے رب نے مجھے صراط مستقیم کی رہنمائی کی ہے جو دین مستقیم ہے۔ اور ابراہیم حنیف کا مذہب ہے۔ جو مشرکوں میں سے نہ تھا۔ سو اسی کے مطابق کہدے۔ کہ یقیناً میری نماز اور میری عبادت اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ خدا کے حکموں پر اطاعت اور فرمانبرداری کرنے والوں میں سے پہلا نمبر میرا سمجھا جائے۔

اس زمانہ کے ابراہیم یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موجودہ وقت میں جب کہ دنیا کو مقدم اور دین کو مؤخر کیا جاتا ہے۔ اپنے عمل سے بتا دیا۔ کہ کس طرح دین کو دنیا پر مقدم کرنا چاہئے۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کو تلقین کی کہ اسلام ان سے کس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔ فرماتے ہیں

اسلام چیز کیا ہے۔ خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش۔ پئے مرضی خدا

اور خدا نے آپ کے حق میں الہام کیا سلام علیٰ ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغم تفردنا بذالک فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی (تذکرہ ص ۵۸۶) کہ اس ابراہیم پر سلام۔ ہم نے اس سے صاف دوستی کی۔ اور غم سے نجات دی ہم اس امر میں اکیلے ہیں۔ سو تم اس ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ۔ یعنے اس نمونہ پر چلو۔

پس تمام اسلامی احکام کیا نماز اور کیا روزہ اور کیا قربانی سب کے سب ہمیں خدا کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کی طرف متوجہ کرتے ہیں لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم خدا کو ہمارے ظاہری اعمال اصل مقصود نہیں۔ بلکہ اصل مقصود انسانی روح کی عاجزی اور تذلل ہے۔ لیکن چونکہ ظاہری اعمال کا باطن پر اور باطنی اعمال کا ظاہر پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ظاہر اعمال لغو کے طور پر نہیں۔ بلکہ ایسا کرنا بھی ضروریات سے ہے۔ تاکہ علاوہ دیگر ذرائع کے اس ذریعہ سے بھی انسانی روح خدا کی ۴

۴ اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے جھک جائے۔ اور جب یہ امر کسی انسان کو حاصل ہو جائے۔ تو پھر نہ صرف اگلے جہاں میں بلکہ اس جہاں میں بھی خدا کی دید اور رویت میسر آسکتی ہے۔ انہی معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الاسلام ان تعبد اللہ کانک تراہ (بخاری) کہ اسلام کہتے ہیں۔ خدا کی عبادت اس طرح بجالائی جائے۔ کہ گویا تو خدا کو دیکھتا ہے۔

خاکسار
قمر الدین

مسئلہ خلافت پر غیر مبایعین کے اعتراضات کے جوابات

(۲)

حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین صرف خلیفہ ہے

یہ درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ الوصیت میں فرمایا ہے۔ کہ "انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے" لیکن اسجگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجمن کو اپنا قائمقام خلیفہ قرار نہیں دیا۔ بلکہ اسے اپنا جانشین بطور نائب قرار دیا ہے۔ کیونکہ آپ یہ نہیں فرماتے کہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہوگی۔ بلکہ یہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ جانشین ہے پس انجمن کی جانشینی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی تھی۔ اور یہ نیابت کی ہی جانشینی تھی۔ نہ کہ قائم مقام کی جانشینی جو اصل اور حقیقی خلافت ہے خدا کے قائم کردہ اور حقیقی خلیفہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تھے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-
انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد۔ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ خدا کے قائم کردہ خلیفہ تھے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔
میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ جس طرح پر آدم۔ داؤد اور ابوبکر عمر کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر فرماتے ہیں۔
میں جب مر جاؤں گا۔ تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اسس کو آپ کھڑا کرے گا۔
(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء)

پس خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی موجودگی میں انجمن کی وہی پوزیشن ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں تھی۔ یعنی انجمن خدا کے قائم کردہ خلیفہ کی ماتحتی میں بطور نائب قائم کرے گی۔ نہ کہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ انجمن کا مطیع ہوگا۔

جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۹۰۷ء کی ایک قلمی غیر مطبوعہ تحریر بھی پیش کیا کرتے ہیں۔ جو وہ کہتے ہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حاصل کی تھی مولوی صاحب کہتے ہیں۔ اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد ہر امر میں صرف انجمن کے اجتہاد کو قطعی قرار دیا ہے۔

خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ دوسرا اعتراض پیش کرتے ہوئے اپنی کتاب "اندرونی اختلافات سلسلہ میں لکھا ہے۔ کہ اگر انجمن کو مطاع تسلیم نہ کیا جائے بلکہ خلیفہ کے ماتحت قرار دیا جائے تو یہ انجمن قانونی طور پر جائز انجمن نہ ہوگی۔ اور انجمن کے ہاتھ سے وصیت کے لاکھوں روپے نکل جائیں گے۔

مگر یہ امر اونے تدبر سے بھی ظاہر ہے کہ ۱۹۰۷ء کی تحریر بھی جس میں انجمن کے اجتہاد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قطعی قرار دیا ہے۔ محض الوصیت کے ایک ضمیمہ در ضمیمہ کی حیثیت رکھتی ہے اور الوصیت میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجمن کو سلسلہ احمدیہ کا محکوم اور مطیع قرار دیا ہے۔ اور خدا کے قائم کردہ خلیفہ کا جانشین ٹھہرایا ہے اس لئے انجمن کا اجتہاد قطعی اس شرط کے ساتھ مشروط ہوگا۔ کہ انجمن اپنے اجتہادات میں سلسلہ احمدیہ کے نمائندہ یعنی خلیفہ وقت کی ہدایات اور مشورہ وحکم کے ماتحت کام کرے۔ میں کوئی وکیل تو نہیں مگر الوصیت کی تحریر کی بنا پر دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ جائز انجمن وہی انجمن ہوگی جو سلسلہ احمدیہ کی ہدایات کی پابند ہو۔ اور اگر سلسلہ احمدیہ اپنا کوئی نمائندہ بطور خلیفہ تسلیم کر کے انجمن کو اس کے ماتحت قرار دے تو کوئی قانون انجمن کو خلاف منشاء وصیت قرار نہیں دے سکتا۔

خود خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم ۱۹۰۷ء کی تحریر کو مجمل تسلیم کر چکے ہیں۔ چنانچہ وہ اندرونی اختلافات سلسلہ کے ص ۸۱ پر لکھتے ہیں۔

خدانخواستہ اگر انجمن کسی وقت کوئی امر اپنے اجتہاد سے ایسا کر گزرے جو صریح خلاف اسلام ہو تو کیا یہ امر درست ہوگا۔ دیکھو خود انجمن کا اجتہاد بھی قانوناً کسی امر کے لئے قطعاً نہیں جس کے خلاف وصیت کنندہ کی صریح منشا پائی جاتی ہو۔

میں بھی یہی کہتا ہوں کہ انجمن اگر شریعت اور الوصیت کے منشا کے خلاف کوئی اجتہاد کرے تو وہ درست نہ ہوگا۔ اور الوصیت کا صریح منشا یہ ہے۔ کہ انجمن سلسلہ احمدیہ کی ہدایات کی پابند ہوگی۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ خلیفہ انجمن کے ماتحت نہیں بلکہ وہ انجمن کا مطاع ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۱۹۰۹ء میں یہ سوال پیدا ہوا کہ انجمن اور خلیفہ کے حقوق کیا ہیں تو مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ جواب دیا کہ انجمن مطاع ہے اور خلیفہ مطیع۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ان سے بیعت توبہ لی۔

حضرت خلیفہ اولؓ کو کیوں مطاع مانا گیا

خواجہ کمال الدین صاحب اندرونی اختلافات کے سلسلہ میں۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب ایک نہایت ضروری اعلان میں حضرت خلیفہ اول کو مطاع ماننے کی وجہ ان کا ذاتی تفوق قرار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ اصولاً کوئی خلیفہ انجمن پر حاکم نہیں ہو سکتا۔ ہاں اپنے زہد و تقویٰ اور ذاتی تفوق سے حکومت کر سکتا ہے۔

اگر اس امر کو درست تسلیم کر لیا جائے تو گویا ان صاحبان کے کلام کا ماحصل یہ ہے۔ کہ انجمن معتمد نو آزاد پر اس نے اپنے اختیارات اپنی مرضی سے خلیفۃ المسیح اول کو دے دئیے۔ جو آپ کی وفات پر پھر انجمن کی طرف عود کر آئے۔

مگر یہ جواب دے کر بھی غیر مبایعین الزام سے بری نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ حضرت خلیفہ ثانی کو بھی انجمن کی اکثریت نے خلیفہ قبول کر کے اپنے اختیارات دے دئیے۔ لہٰذا اب آپ لوگوں کو اعتراض کا کوئی حق حاصل نہیں۔ ماسوا اس کے جب یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انجمن نے خلیفۃ المسیح اولؓ کو اپنے حقوق دے دئیے۔ تو اب ان کو دوبارہ اپنے حقوق کے دعویٰ کا کوئی حق نہیں رہتا۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنی مرض الموت میں اپنے جانشین کے لئے وصیت فرمائی۔ اور تین دفعہ مولوی محمد علی صاحب سے مجمع کو پڑھ کر سنوائی اور اس طرح جو حقوق بالفرض انجمن نے آپ کو دئیے تھے۔ وہ آپ نے انجمن کا مطاع ہونے کی حیثیت سے اپنے جانشین کی وصیت فرما کر اس کی طرف منتقل کر دئیے اگر تو آپ اپنے جانشین کی وصیت نہ فرماتے۔ تو انجمن کہہ سکتی تھی۔ کہ ہمارے اختیارات خلیفۃ المسیح اول کی وفات پر ہماری طرف عود کر آئے ہیں۔ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جانشین کی وصیت فرما دی۔ تو اب وہ اختیارات اس جانشین کی طرف عود کر جائیں گے۔ نہ انجمن کے ممبروں کی طرف۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ جواب غیر مبایعین کی بات کو بطور تنزل تسلیم کرنے کی صورت میں دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ انجمن حسب منشاء الوصیت مطاع نہیں۔ بلکہ خلیفۂ وقت کی مطیع ہے۔

رسالہ الوصیت میں انجمن کے چودہ ممبروں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف دو کا عالم دین ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ اب کون عقلمند یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دینی امور میں تمام اکناف عالم کے احمدیوں کے لئے صرف دو عالموں کے اجتہاد کو کافی اور قطعی قرار دے کر باقی تمام علمائے جماعت کے لئے اجتہاد کا دروازہ بند کر گئے۔ اور ان کی دینی ترقی کو روکنے کی خلاف شریعت وصیت کر سکتے تھے۔

عجیب بات ہے کہ غیر مبایعین دینی امور میں دو عالم ممبروں کے اجتہاد کو تمام جماعت کے لئے قطعی قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ دو عالم ممبر خود انجمن کے تجویز کردہ ہوا کریں گے۔ لیکن خدا کے قائم کردہ خلیفہ کے اجتہاد کو وہ جماعت کے لئے حجت ماننے کو تیار نہیں۔

خلیفہ کے انتخاب کا حق کس کو ہے

تیسرا اعتراض غیر مبایعین کی طرف سے یہ کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو انجمن نے باقاعدہ اجلاس کر کے خلیفۃ المسیح تسلیم نہیں کیا۔

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ انجمن کے ممبروں کو بحیثیت ایک باڈی ہرگز ہرگز یہ حق حاصل نہیں کہ وہ باہمی مشورہ سے کسی کو خلیفہ مقرر کریں۔ بلکہ یہ حق صرف اور صرف جماعت کو حاصل ہے۔ انجمن کے ممبر اگر مشورہ دے سکتے ہیں تو بحیثیت جماعت کے افراد کے مشورہ دے سکتے ہیں۔ یہ بات میں بڑی تحدی اور پورے وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ مطابق منشا الوصیت خلیفہ کے انتخاب کا حق جماعت کے افراد کو ہے نہ کہ انجمن کے ممبروں کو بحیثیت انجمن کے۔ دیکھ لو جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں بیعت لینے والے بزرگوں کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں صاف بتایا ہے کہ جس شخص پر چالیس مومن اتفاق کریں وہ بیعت لینے کا حق رکھتا ہے۔ انجمن کے ممبر تو چودہ ہیں۔ پس الوصیت میں انجمن کے ممبروں کو بحیثیت انجمن خلیفہ انتخاب کرنے کا کوئی حق نہیں دیا گیا۔ پس غیر مبایعین کا یہ اعتراض بھی سراسر باطل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو جماعت کے مومنین نے جو قادیان میں اس وقت موجود تھے۔ عام مجلس میں قبول کیا۔ پس آپ کا انتخاب مومنین کے مشورہ سے ہوا ہے۔ اور یہ انتخاب الوصیت کے منشاء کے عین مطابق ہے۔

یہ میرا ہی دعویٰ نہیں کہ الوصیت میں خلیفہ کے انتخاب کا حق انجمن کو نہیں۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا بھی خیال تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

”میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے بھی خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے..... جس طرح پر آدمؑ داؤدؑ۔ اور ابوبکرؓ۔ عمرؓ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے، اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہونچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سن لو۔ کہ مجھے نہ کسی انسان نے۔ نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں۔ کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا۔ اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی کو طاقت ہے۔ کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے“

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

مجلس احرار کے جنازہ پر نوحہ خوانی

مجلس احرار غفر لہا کا ایک زمانہ میں طوطی بول رہا تھا۔ لیکن آج سے

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کو احراریوں نے عمر بھر اپنا صدر بنائے رکھا۔ اس لئے کہ اگر ان کو کھلا چھوڑ دیا جاتا۔ تو کہیں نہ کہیں ضرور ساز باز کر کے اپنا الو سیدھا کرتے۔ لیکن آخر انہوں نے اور مولانا داؤد غزنوی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مجلس کو دغا دی۔ اور اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر کانگرس میں شامل ہو گئے۔ رہ گئے ٹٹروں ٹوں ایک چوہدری افضل حق۔ جو اس مجلس مرحومہ کے جنازے پر نوحہ خوانی فرما رہے ہیں

اب احرار میں دو پارٹیاں ہیں۔ ایک پارٹی ہندوستان کی آزادی۔ ممالک اسلامیہ کی آزادی اور وزیرستان کی آزادی کے لئے ستیہ گرہ کر رہی ہے۔ اور مجلس احرار کے ”پلیٹ فارم“ سے اٹھ کر قید ہو رہی ہے۔ لیکن دوسری پارٹی محض آزادیٔ تقریر کی خاطر گاندھی جی کے حکم کے ماتحت سول نافرمانی کر رہی ہے۔

لیکن جہانتک۔ قانون شکنی کا تعلق ہے۔ دونوں پارٹیوں میں کوئی فرق نہیں۔ سگِ زرد برادر شغال۔ مسلمانوں کی اکثریت کے ساتھ ان دونوں پارٹیوں میں سے ایک کا تعلق بھی نہیں۔ دونوں اغیار کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہیں۔

آہ مسلمان! ع

کہ نورِ دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را

(انقلاب ۴ جنوری لاہور)

تنبیہ المسلمین

اس نام کا ایک مختصر سا رسالہ صوفی عبد الرحمن صاحب ساکن مالیر کوٹلہ کا مصنفہ ہمارے پاس پہنچا ہے جس میں یہ تحریک کی گئی ہے کہ غیر مسلموں کے ہاتھ سے تیار شدہ کھانے پینے کی چیزیں مسلمانوں کو استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ اس معاملہ کے شرعی پہلو کو اگر اختلافی قرار دیا جائے۔ تو غیرت و حمیت کے لحاظ سے بھی یہ بہت معیوب بات ہے۔ کہ جو غیر مسلم مسلمانوں کے ہاتھ کی تیار شدہ چیزوں کو... ناپاک سمجھ کر نہیں کھاتا تو ان سے ہم بھی کیوں [illegible] مسلمانوں کو کمائی نہ کرنے دیں۔ ضروری ہے کہ مسلمان اس طرف خصوصیت سے توجہ کریں۔ رسالہ مذکور کی قیمت [illegible] مصنف سے [illegible] مل سکتا ہے۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

حسب ذیل جماعتوں میں مندرجۂ ذیل احباب کو ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے عہدیدار مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نیا انتخاب ہوگا۔ ناظر اعلیٰ۔

بہلولپور چک ۱۲۷ (لائل پور)

پریذیڈنٹ۔ چوہدری عبد الغنی صاحب بجائے اعظم علی خان صاحب

کولگام (کشمیر)

پریذیڈنٹ۔ خواجہ غلام محمد صاحب۔
جنرل سکرٹری۔ خواجہ عبد الغنی صاحب ڈار۔
سکرٹری مال۔ خواجہ عبد الوہاب صاحب

نعیم آباد (اسٹیٹ سندھ)

پریذیڈنٹ۔ صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب
وائس " ۔ چوہدری نعیم الدین صاحب
سکرٹری مال۔ مرزا محمد ابراہیم صاحب۔
سکرٹری تعلیم وتربیت " " "
سکرٹری تبلیغ۔ مرزا اجمل بیگ صاحب۔

گوکھووال چک ۲۷۶ (لائلپور)

پریذیڈنٹ چودھری چراغ الدین صاحب بجائے چودھری محمد الدین صاحب

راولپنڈی

آڈیٹر۔ میاں محمد عالم صاحب بجائے چودھری ظہیر احمد صاحب سکرٹری مال

وزیر آباد

سکرٹری تعلیم وتربیت ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
" تبلیغ بابو عبد الرحمٰن صاحب
" امور عامہ ۔ سید محمد یوسف صاحب
" وصایا ۔ " " " "
" مال ۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب
محاسب ۔ " " " "
سکرٹری ضیافت۔ حافظ فیض احمد صاحب
امین ۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب
محصل۔ لائبریرین شیخ اکرام اللہ صاحب

موسٰی بستی (بہار)

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری عبد العزیز صاحب
وائس " فیاض الدین صاحب
سکرٹری مال ۔ شیخ ہاڑو صاحب۔

مستور آباد (اسٹیٹ سندھ)

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری مال ۔ میاں مسعود احمد صاحب
" تبلیغ محمد عبد اللہ صاحب اختر
" تعلیم وتربیت۔ عبد السلام صاحب۔

دانہ مانسہرہ

پریذیڈنٹ ۔ شاہ عبد المجید صاحب
امین ۔ " " "
سکرٹری مال عبد الکریم صاحب
محاسب ومحصل ۔ عبد اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ ۔ منشی محمد اکرام صاحب

جوڑا (لاہور)

پریذیڈنٹ چوہدری نظام الدین صاحب
سکرٹری مال چوہدری شاہ محمد صاحب
" امور عامہ چوہدری نور محمد صاحب
" تبلیغ چوہدری ظفر اللہ صاحب
" تعلیم وتربیت ۔ مولوی محمد حسین صاحب
امام الصلوٰۃ " " "
نائب امام الصلوٰۃ چوہدری نور محمد صاحب۔

بھینی شرقپور

سکرٹری تعلیم وتربیت ۔ مولوی عبد المجید صاحب
نائب " " چوہدری سردار محمد صاحب

ڈسکہ

سکرٹری تعلیم وتربیت ۔ چوہدری ثناء اللہ خان صاحب
" امور عامہ " " "
" تبلیغ ۔ بابو محمد ابراہیم صاحب
" اصلاح مابین " " "
" تحریک جدید میاں محمد اسمٰعیل صاحب
نائب سکرٹری تبلیغ چوہدری بشیر احمد صاحب

موسے وال

سکرٹری تعلیم وتربیت مولوی فتح محمد صاحب
" امور عامہ چوہدری مولا بخش صاحب
" تبلیغ ۔ مستری حسن دین صاحب
" اصلاح مابین مستری اللہ بخش صاحب
محاسب وامام الصلوٰۃ میاں عبد الرحمٰن صاحب

محمود آباد (اسٹیٹ سندھ)

سکرٹری تبلیغ ۔ منشی سلطان احمد صاحب بجائے منشی محمد صادق صاحب۔

لودھراں

پریذیڈنٹ ۔ حافظ دین محمد صاحب۔
وائس " منظور احمد صاحب۔

دار الشکر کمیٹی کا اعلان

(۱) ممبران دار الشکر کمیٹی کا اجلاس ۲۸۔ دسمبر ۱۹۴۰ء میں سال ۱۹۴۱ء کے لئے مجلس عاملہ کے حسب ذیل ممبران منتخب ہوئے۔
(۱) خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب صدر۔ (۲) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (۳) ملک محمد طفیل صاحب (۴) شیخ احسان علی صاحب آڈیٹر (۵) خاکسار محمد دین سکرٹری (۶) ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب علی وال (۷) شیخ فضل حق صاحب ریلوے گارڈ (۸) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے۔ ۴۴

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

سیّاروں کی حرکات

مندرجہ ذیل نقشے دیئے ہوئے اوقات میں کم وبیش دو ماہ تک یعنی یکم جنوری لغایت یکم مارچ کام آسکتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے مجامع النجوم کا حال پہلے دیا جاچکا ہے باقی کے متعلق ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

شمال کی طرف موںہہ کرکے دیکھیں۔ یکم مارچ رات کے نو بجے۔ ۱۵۔ فروری رات کے دس بجے۔ یکم فروری رات کے گیارہ بجے۔ ۱۵۔ جنوری رات کے بارہ بجے اور یکم جنوری رات کے ایک بجے
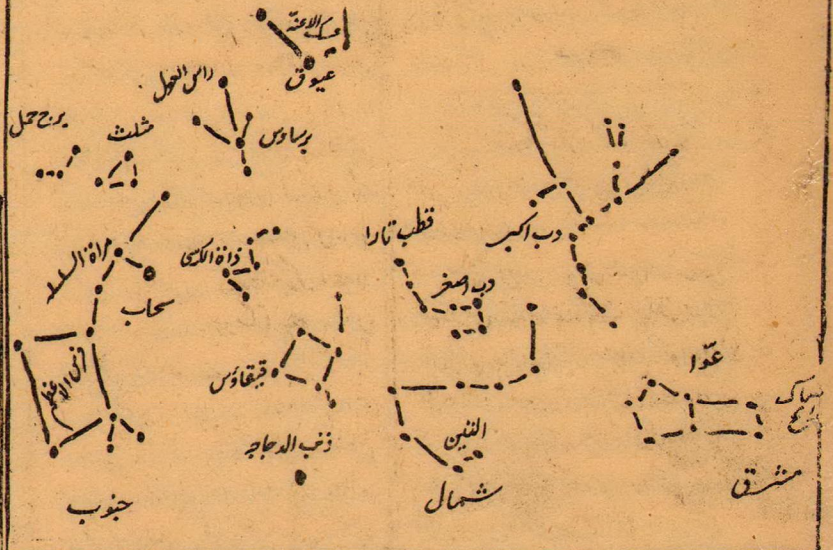
جنوب کی طرف موںہہ کرکے اوپر والے نقشہ پر دیئے ہوئے اوقات میں دیکھیں۔
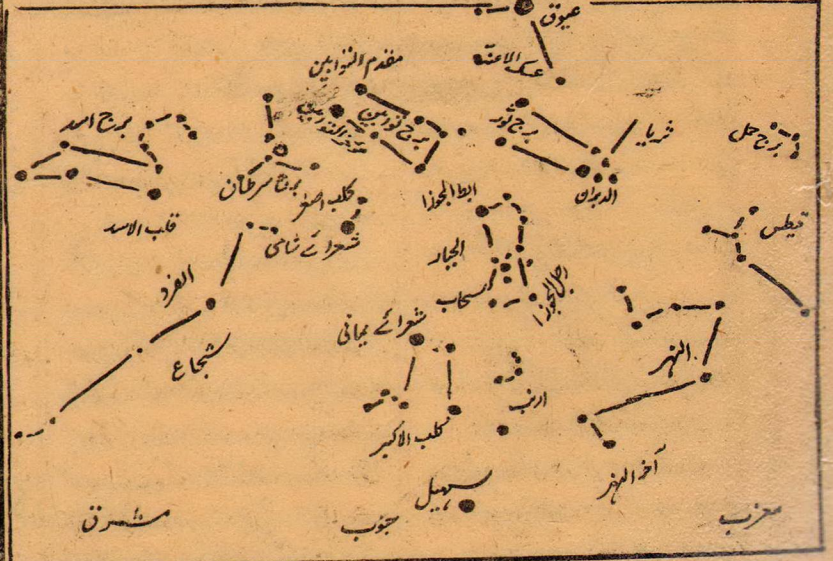
الجبار۔ اسے انگریزی میں Orion کہتے ہیں۔ نیز اسے الجوزا بھی نام دیتے ہیں۔ آسمان میں روشن ترین مجمع النجوم ہے پنجاب میں اسے ترنگڑ اور کھتیاں بھی کہتے ہیں۔ دہلی کی طرف پریوں کا تخت کہلاتا ہے اس کا روشن ستارہ ابط الجوزا نارنجی رنگ کا ہے۔ اسے انگریزوں نے بگاڑ کر Betelgeuse بنالیا ہے۔ اس کے مقابل کا دوسرا رکن رجل الجوزا نیلگوں سفید رنگ کا ہے اور انگریزی میں Rigel کہلاتا ہے۔ اس مجمع النجوم میں ایک مشہور سحاب ہے۔ جو دائرے کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔

ارنب۔ خرگوش کی شکل کا مجمع النجوم الجبار سے جنوب کی طرف ہے۔

کلب اکبر (The greater dog کتے) کی شکل کا مجمع النجوم ہے۔ جس میں ستارہ شعرائے یمانی آسمان کا روشن ترین ستارہ ہے۔ اور کتے کے منہ پر واقع ہے۔

سہیل۔ انگریزی میں اس ستارہ کا نام Canopus ہے۔ یہ ایک بہت بڑے مجمع النجوم۔ جس کا نام سفینہ (Argonavis) ہے۔ کا روشن ترین ستارہ ہے یہ ستارہ جسامت میں بہت بڑا ہے۔ اور دُور بھی بہت ہے۔ تاہم اندازہ ہے کہ ہمارے آفتاب سے کم از کم چھ ہزار گنا ہے۔ جنوبی افق میں کلب اکبر سے نیچے نظر آتا ہے۔

کلب اصغر۔ اسے Little dog کہتے ہیں۔ اس میں ایک ستارہ قدر اول کا شعرائے شامی ہے۔ جسے Procyon بھی کہتے ہیں ہے۔

برج اسد۔ طریق شمس پر پانچواں بُرج ہے۔ اسے The Lion بھی کہتے ہیں۔ شیر ببر کی شکل ہے۔ اس کا روشن ترین ستارہ قلب الاسد Regulus ہے۔

خاکسار سید ظہور احمد شاہ۔
ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن شجاع آباد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۷ جنوری۔ تین جنوری کو بعض برطانوی جہازوں نے برمودہ کے قریب ایک جاپانی جہاز کو روک کر اس میں سے آٹھ جاپانیوں کو جو جرمنی جا رہے تھے جہاز سے اتار لیا تھا آج جاپان کے وزیر خارجہ نے برطانوی سفیر کو اپنے دفتر میں بلا کر کہا۔ کہ برطانیہ کو ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر برطانیہ نے اس کے متعلق ہماری تسلی نہ کی تو ہم اس کے خلاف فوجی کارروائی کریں گے

لنڈن ۷ جنوری۔ مسٹر روزویلٹ کی تقریر پر اٹلی کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اگر امریکہ برطانیہ کی مدد کرنے کا اتنا شائق ہے۔ تو جنگ کا اعلان کیوں نہیں کرتا۔ جرمن پریس نے اس سے استنباط کیا ہے۔ کہ برطانیہ کی مالی حالت بہت پتلی ہے۔ اور اگر امریکہ اس کی مدد نہ کرے تو وہ جلد ہتھیار ڈال دے گا۔ جاپانی پریس نے لکھا ہے کہ امریکہ کو اتنی دور سے یورپ اور ایشیاء کے معاملات میں دخل اندازی کا کوئی حق نہیں۔ اور مسٹر روزویلٹ خواہ مخواہ ڈکٹیٹروں کے سر چڑھ رہے ہیں۔ اگر امریکہ نے کوئی اور قدم اٹھایا۔ تو جاپان اس کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا۔

لنڈن ۷ جنوری۔ جرمنی کے آزاد ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی جنگ کو زیادہ عرصہ تک جاری رکھنا نہیں چاہتا۔ اس لئے ہٹلر نے اہل ملک سے اسی سال جنگ کو ختم کر دینے کا اعلان کیا ہے۔

ٹوکیو ۸ جنوری۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپان کا پہلا آسٹریلین سفیر اگلے ماہ سڈنی روانہ ہو جائیگا

لنڈن ۸ جنوری۔ یورپ بھر میں موسم سخت خراب ہے۔ غالباً اسی لئے نازی طیاروں نے مسلسل دو رات برطانیہ پر حملے نہیں کئے۔ انگریزی طیاروں نے بھی کل رات دشمن کے علاقہ پر کوئی حملہ نہیں کیا آج ہوائی وزارت کے اعلان میں لکھا ہے۔ کہ کوئی قابلِ ذکر بات نہیں۔

وشی ۸ جنوری۔ آزاد فرانس کے نئے امریکن سفیر آج مارشل پیٹان سے ملے

لنڈن ۸ جنوری۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے آسٹریلیا کے وزیر اعظم کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں لیبیا میں آسٹریلین افواج کی کامیابی پر مبارک باد دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہمیں پہلے ہی امید تھی کہ آسٹریلیا کی فوج میدان مارے گی۔

قاہرہ ۸ جنوری۔ پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں افریقہ کے ہندوستانی سپاہیوں کی طرف سے اہل ہند کے نام ایک پیغام لا رہے ہیں۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ہم یہاں بڑے مزے میں ہیں۔ اور جب تک ہمارا کام ختم نہ ہو واپس نہیں آئیں گے۔ سر سکندر حیات خان نے رائٹر کے نمائندہ کو بتایا۔ کہ ہندوستانی سپاہیوں کے حوصلے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اور وہ دیگر ممالک کے سپاہیوں سے گھل مل کر رہتے ہیں۔

لنڈن ۸ جنوری۔ انگریزی افواج طبروق کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور ہراول دستے صرف چند میل دور رہ گئے ہیں۔ روم ریڈیو نے ابھی سے اعلان کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ شاید ہمیں لیبیا میں اور بھی پیچھے ہٹنا پڑے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ یونانی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ البانیہ میں یونانی فوج کے گشتی دستوں نے کہیں کہیں چھاپے مارے۔ اطالوی طیاروں نے کوآٹزا پر حملہ کیا۔ جس سے چالیس عمارات کو نقصان پہنچا۔ اور اسی افراد ہلاک و مجروح ہوئے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ تحریک سکاؤٹ کے بانی لارڈ بیڈن پاول کا آج کینیا میں انتقال ہو گیا۔ اس وقت ان کی عمر ۸۳ سال تھی انہوں نے اپنی زندگی میں ساری دنیا کا سفر کیا۔ ۱۸۷۶ء میں آپ فوج میں بھرتی ہوئے تھے۔ لیکن بعد ازاں اس سے سبکدوش ہو کر سارا وقت سکاؤٹ کی تحریک میں لگاتے رہے۔

امرتسر ۷ جنوری سونا ۴۲/۴/ ۔ چاندی ۶۲/۲/ ۔ پونڈ ۲۸/۷/ ۔

لاہور ۷ جنوری سونا ۴۲/۱۲/ ۔ چاندی ۶۲/۲/ ۔ پونڈ ۲۸/۷/ ۔

لنڈن ۸ جنوری۔ اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ طبروق کے مغرب کے تمام رستے بند کر دئیے گئے ہیں۔ اور اس کے ارد گرد اس طرح گھیرا ڈال لیا گیا ہے۔ کہ دشمن کی فوجیں نہ باہر جا سکتی ہیں۔ اور نہ ان کو کمک پہنچ سکتی ہے۔ گویا اب طبروق کی حالت وہی ہو گئی ہے۔ جو کچھ دن پہلے بار دیا کی تھی۔ مغربی مورچوں پر انگریزی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہ آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ ہراول دستوں کو برابر مدد پہونچائی جا رہی ہے۔ اٹلی نے طبروق کے متعلق ریڈیو پر اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب حالات ہمارے حق میں نہ ہوں تو ان کے متعلق رائے ظاہر کرنا بھلا معلوم نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اور پیچھے ہٹنا پڑے

ایتھنز ۸ جنوری۔ تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہمارے گشتی دستوں نے کئی مقامات پر چھاپے مارے اور کچھ اطالویوں کو قید کیا۔ یونان کے جہاز ولونا کی بندرگاہ پر زور سے گولے برسا چکے ہیں۔ زخمی اطالوی البانیہ سے بکثرت اٹلی بھیجے جا رہے ہیں۔ ایک افسر نے بتایا کہ صرف ولونا کی بندرگاہ سے ۲۵ ہزار اطالوی واپس بھیجے جا چکے ہیں اور بہت سے مارے گئے ہیں۔

لنڈن ۸ جنوری۔ کچھ دن ہوئے انگریزی ہوائی جہازوں نے برمن پر بہت زور کا حملہ کیا تھا۔ جس سے جرمنی کو معلوم ہو گیا۔ کہ انگریزی ہوائی جہاز بھی ایسی آگ لگا سکتے ہیں۔ کہ آس پاس کا علاقہ بھی برباد ہو جائے۔ برمن میں بہت سے کارخانے ٹوٹ پھوٹ گئے۔ اور دو دن سے آگ بڑے زور سے بھڑک رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ۲۰۰۰ آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے۔ نازیوں کو یہاں اس قدر زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ کہ وہ چپ نہیں رہ سکے۔ اور انہیں ریڈیو پر اس نقصان کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ اس قسم کا حملہ انگریزی جہازوں نے دیدہ دانستہ کیا تھا۔ کہ جرمنی کو معلوم ہو سکے۔ کہ انگریزی جہاز بھی ایسا حملہ کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۸ جنوری۔ نازی جس بری طرح مفتوحہ ملکوں کو لوٹ رہے ہیں۔ اس کا اندازہ لنڈن کی ایک سرکاری رپورٹ سے لگ سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی نے جو فوج ان ممالک میں رکھ چھوڑی ہے۔ اس کا روزانہ خرچ ۷۵ لاکھ مارک ہے۔ اور ہر ماہ ۵ ارب ۴۰ کروڑ مارک کا مال ان ممالک سے بٹورا جا رہا ہے

لنڈن ۸ جنوری۔ رومانیہ سے تین دن سے ڈاک اور تار کا آنا بند ہے۔ ملک میں فساد شروع ہو چکے ہیں۔ قوم پرست پارٹی نے اودھم مچا رکھا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتی کہ رومانیہ میں جرمنی کا دباؤ بڑھتا جائے۔

لنڈن ۸ جنوری۔ آج مسٹر روزویلٹ کانگرس کے سامنے بجٹ پر تقریر کریں گے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ کو امداد دینے کی جو سکیم انہوں نے تیار کی ہے۔ اس کے لئے دس ارب ڈالر کی رقم مانگیں گے

قاہرہ ۸ جنوری۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے اعزاز میں ایک دعوت دی گئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ ہندوستانی سپاہیوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ ہندوستان اور مصر کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہم صرف مصر کی عزت ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اس سے دوستی اور مذہب کا بھی تعلق رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم مصر نے مجھے جو پیغام دیا ہے اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔

دہلی ۸ جنوری۔ ہندوستان کی حفاظت کے لئے اس وقت تک ۳۹ کروڑ ۴۲ لاکھ روپے اکٹھے ہو چکے ہیں۔ پنجاب نے جنگی فنڈ میں ۳۴ لاکھ روپیہ دیا ہے۔ ہوائی جہازوں کی مدد دینے میں مدراس سب سے آگے ہے۔ جو اس وقت ساٹھ لاکھ روپیہ بھیج چکا ہے۔ مدراس کے ۲۸ ضلعوں کے نام پر ہوائی جہازوں کے نام رکھے گئے ہیں۔

الہ آباد ۸ جنوری کانگرس کے صدر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی